بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون : ۴۴۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۳۹

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ | جمعرات ۱۵ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ ۲ فتح ۱۳۶۱ ہش ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۷۰

ربوہ یکم فتح (دسمبر) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

بخار اُتر گیا ہے۔ مگر معدے میں درد ہے اس کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب جماعت کے نام!

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا اِس وقت نواں مرحلہ ہے۔ جو ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء کو ختم ہوگا۔ دنیا کے مختلف ممالک کے مخلصین جماعت نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور اب ان کی مرحلہ وار ادائیگی ہو رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور وہ اپنی تابندہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیش از بیش قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔

غلبۂ اسلام کی مہم آپ سے مالی جہاد کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولادوں کو اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے۔

مَیں عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام عہدیداران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کا اہتمام کریں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں اور وصولی کا جائزہ لیں کہ کیا فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر وعدہ کا ۹/۱۵ حصہ ادا ہو چکا ہے یا نہیں۔ فرداً فرداً وعدہ کنندگان سے رابطہ کریں۔ جہاں کمی ہے اس کے ازالہ کے لیے بھرپور کوشش کریں۔

اسی طرح جو نوجوان صد سالہ جوبلی منصوبہ کے اجراء کے بعد کسی وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے برسرِ روزگار ہوئے ہوں۔ اُن سے وعدہ لیکر اُن کو بھی اِس قربانی میں شامل کریں اور جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مزید فراخی اور وسعت عطا فرمائی ہو اُن کو بھی فرداً فرداً توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظرِ ثانی کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر جو مزید فضل نازل فرمائے ہیں وہ اپنے وعدوں کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

مورخہ 24/11/82

اِرشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولتمند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اُونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا مال اس کے لیے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے اس لیے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اُسے دین کی اشاعت اور خدمت کیلئے وقف کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید وہ عظیم الشان تحریک ہے جس کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل پڑی

میری خواہش ہے کہ دفتر اول قیامت تک جاری رہے اور اسلام کی مثالی خدمت کرنے والوں کے نام قیامت تک نہ مٹنے پائیں

دفتر اول اور دفتر دوم کی آئندہ نسلیں عہد کریں کہ وہ ان کی طرف سے اپنے بزرگوں کی قربانیاں جاری رکھیں گے

اس طرح ان کے بزرگ فوت ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک ہمیشہ ہمیش کیلئے فعال شکل میں زندہ نظر آئیں گے

دفتر سوم کی طرف غفلت برتی گئی ہے ۔ اس دفتر میں پاکستان میں بھی اور غیر ممالک میں بھی بہت وسیع گنجائش موجود ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۵ نبوت ۱۳۶۱ھش مطابق ۵ نومبر ۱۹۸۲ء ۔ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب رکن صیغہ زود نویسی ۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

تحریک جدید کے آغاز کو آج

اڑتالیس سال گزر چکے ہیں

اور اب ہم ۴۹ ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں سب سے پہلے قادیان میں اس تحریک کا آغاز فرمایا ۔ یہ وہ دن تھے جب ابھی فضا میں احرار کے ان دعووں کی آواز گونج رہی تھی کہ ہم مینارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ وہاں قادیان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہے گا اور ایک وجود بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لینے والا ہو ۔ فضاؤں میں بہت ارتعاش تھا ۔ اور احمدیوں کی طبیعت میں بھی ایک ہیجان تھا، ایک جوش تھا اور ایک ولولہ تھا جتنی قوت کے ساتھ جماعت کو دبانے کی کوشش کی جا رہی تھی اتنے ہی زور کے ساتھ یہ جماعت اچھلنے کے لیے تیار بیٹھی تھی ۔

ایک آواز کا انتظار

تھا یعنی خلیفۃ المسیح کی آواز کا کہ وہ جس طرح چاہیں، جس طرف چاہیں قربانیوں کے لیے بلائیں ۔ لیکن دل سینوں میں اچھل رہے تھے کہ کب یہ آواز بلند ہو اور کب ہمیں آگے بڑھ کر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہنے کی توفیق عطا ہو ۔

چنانچہ اس پس منظر میں ۱۹۳۴ء میں حضرت مصلح موعود نے اس تحریک کا آغاز فرمایا ۔ اُس وقت کے اقتصادی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اور اُس وقت کی جماعت کی عزت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ نے اپنے اندازے کے مطابق ستائیس ۲۷ ہزار روپے کی تحریک فرمائی اور اس پر بھی آپ کا یہ تأثر تھا کہ اُس وقت کے جماعت کے اقتصادی حالات مستقل طور پر یہ بوجھ برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اقتصادی حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مستقل طور پر یہ تحریک جاری نہ کی جائے بلکہ چند سال کے لیے قربانی مانگی جائے ۔ چنانچہ آپ نے تین سال کیلئے اس چندے کا اعلان فرمایا جس کے ذریعے سے تمام دنیا میں

تبلیغِ اسلام کی داغ بیل

ڈالی جانی تھی ۔ اُس وقت حاضرین اس بات کو پوری طرح سمجھ نہیں سکے ۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے سمجھا کہ یہ تحریک صرف ایک سال کے لیے ہے ۔ چنانچہ انہوں نے بظاہر اپنی توفیق سے بہت بڑھ کر چندے لکھوائے ۔ سلسلہ کے بعض کلرک ایسے تھے جن کو اس زمانے میں پندرہ روپے مہینہ تنخواہ ملا کرتی تھی ۔ انہوں نے تین تین مہینے کی تنخواہیں لکھوا دیں ۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے دو مہینے کی تنخواہ لکھوا دی اور ذہن پر یہی اثر تھا کہ ایک دو سال کے اندر ہم ادا کر دیں گے ۔ سلسلہ کے بہت سے ایسے بزرگ بھی تھے جو اگرچہ کچھ زائد تنخواہ پانے والے تھے لیکن اس زمانے میں بھی ان کی تنخواہ دنیا کے لحاظ سے بہت کم تھی ۔ مثلاً ناظروں کے معیار کے لوگ اور سلسلہ کے پرانے خدام اور صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی لمبی خدمت کی توفیق پائی تھی پچاس، ساٹھ، ستر روپے ماہوار سے زیادہ ان کی تنخواہیں نہیں تھیں، ان میں سے بھی بعض نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندے لکھوائے ۔ مثلاً

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

نے اڑھائی سو روپے چندہ لکھوایا ۔ اسی طرح دیگر بزرگوں میں سے مولوی ابو العطاء صاحب (جو اس وقت کی نسل میں نسبتاً چھوٹے تھے) اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی پچاس پچاس روپے، پچپن پچپن روپے لکھوائے، جو اس زمانے کے لحاظ سے ان کی آمد کے مقابل پر بہت زیادہ تھے ۔ لیکن اس وقت یہ بات کھل کر سامنے نہیں آئی تھی کہ یہ تحریک مستقل نوعیت کی ہے، ہاں بعد میں جب یہ اعلان کیا گیا کہ یہ ایک سال کے لیے نہیں بلکہ تین سال کے لیے تھی تو ان زیادہ لکھوانے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے یہ درخواست کی ہو کہ غلط فہمی میں زیادہ لکھوا دیا گیا ہے، طاقت سے بڑھ کر بوجھ ہے، اس لیے ہمیں اجازت دی جائے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس چندے کو کم کر دیں۔ بلکہ خود حضرت مصلح موعود نے پیشکش فرمائی کہ اگر کسی نے غلط فہمی سے اپنی طاقت سے بڑھ کر چندہ لکھوا دیا ہے تو اس کو کم کروانے کی اجازت ہے یہ درخواستیں تو موصول ہوئیں کہ حضور! ہمیں یہ چندہ اسی طرح ادا کرنے کی اجازت دی جائے اور دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عہد پر قائم رہیں لیکن کوئی یہ درخواست نہیں آئی کہ ہمارے چندے کو کم کر دیا جائے۔ بعد میں جب یہ بات آور کھل گئی کہ یہ تحریک تین سال کے لیے نہیں بلکہ

ایک مستقل اور ایسی عظیم الشان تحریک

بننے والی ہے جس کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچنی تھی اور جس کے نتیجے میں حضرت مصلح موعودؓ نے زمین کے کناروں تک شہرت پانی تھی۔ تب بھی کوئی پیچھے نہیں ہٹا، بلکہ قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ بزرگوں کا بھی یہی عالم تھا۔ امیروں کا بھی یہی عالم تھا۔ متوسط طبقے کے لوگ جو سلسلے کے کاموں سے براہِ راست متعلق نہیں تھے ان کی بھی یہی کیفیت تھی اور غرباء کی بھی یہی کیفیت تھی۔ تمام جماعت کے ہر طبقے نے قربانی میں ایک ساتھ قدم اٹھایا ہے۔ اور آج جب ہم اعداد و شمار پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان کے تجزیے سے ہرگز یہ بات سامنے نہیں آتی کہ کسی طبقے نے زیادہ قربانی کی تھی اور کسی نے کم۔ امراء نے اپنی توفیق کے مطابق بہت بڑے بڑے قدم اٹھائے۔ بڑی بلند ہمتوں کے ساتھ (دعووں کے ساتھ نہیں) وعدے لکھوائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو پورا کیا۔ اسی طرح غرباء اپنی توفیق کے مطابق، بلکہ توفیق سے بڑھ کر اس میں شامل ہوئے۔

جوش اور ولولے کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

فرمایا کرتے تھے تو جو لوگ سب سے پہلے دفتر تحریک جدید میں پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے تھے ان میں دو دوست پیش پیش تھے۔ ایک کا نام محمد رمضان صاحب تھا جو مددگار کارکن تھے اور دوسرے کا نام محمد بوٹا "تانگے والا" تھا۔ جب تک وہ زندہ رہے ایک سال بھی اس بات میں پیچھے نہیں رہے۔ خدا نے ان کو جتنی توفیق بخشی تھی اس کے مطابق وہ لکھواتے تھے اور ادائیگی میں بھی السابقون میں شامل ہوتے تھے۔ اور وہ لوگ جو سب سے پہلے پرائیویٹ سیکرٹری کے باہر انتظار کر رہے ہوتے تھے (اس زمانے میں لوگ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں پہنچا کرتے تھے) ان میں یہ دونوں دوست پیش پیش ہوتے تھے۔ مزدوروں کا یہ عالم تھا کہ سیالکوٹ کے ایک مزدور جوان دنوں دو روپے "دہاڑی" کمایا کرتے تھے، یعنی دو روپے یومیہ ان کی مزدوری تھی انہوں نے اُس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑا یعنی تیس ۳۰ روپے چندہ لکھوایا۔ ایک اور صاحب تھے، وہ بھی غریب اور کمزور حال تھے۔ انہوں نے دس روپے چندہ لکھوایا۔ تو

قربانی کرنے والوں کا یہ حال تھا۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تعلق ہے وہ فضل ان لوگوں پر بارش کی طرح اس طرح برسے ہیں کہ ان پر نگاہ پڑتی ہے تو قربانیاں کہتے ہوئے بھی شرم آنے لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان خاندانوں کی کایا پلٹ دی۔ ان کی نسلوں کے رنگ بدل گئے خدا نے ایسے فضل نازل فرمائے کہ پہچانے نہیں جاتے کہ یہ کون سے خاندان تھے، کس حالت میں رہا کرتے تھے اور کس تنگی ترشی میں گزارہ کیا کرتے تھے۔ وہ مزدور جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور جس نے تیس روپے سے اپنے چندے کا آغاز کیا تھا، آج ان کا چندہ تین ہزار پانچ سو ۳۵۰۰ روپے سالانہ ہے اور وہ مزدور جس نے دس روپے سے اپنے چندے کا آغاز کیا تھا آج اس کا چندہ ۵۰۰۰ ہزار روپے سالانہ ہے اور وہ بچہ جس نے پانچ روپے کے ساتھ اپنے چندے کا آغاز کیا تھا، گزشتہ سال اس کا چندہ

پانچ ہزار روپے سالانہ

سے زائد تھا۔ پس ہر عمر کے لوگوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا، ہر طبقے کے لوگوں کو اپنے فضل سے نوازا۔ روحانی لحاظ سے بھی ان لوگوں نے بہت ترقیات حاصل کیں اور دنیوی لحاظ سے بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے اور ان کی اولادوں نے بھی ان کی قربانیوں کا اتنا پھل کھایا کہ سیری کے مقام تک پہنچ گئے اور وہ فضل ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ وہ ایک نسل سے تعلق رکھنے والے فضل نہیں ہیں بلکہ وہ دوسری نسل میں بھی جاری ہیں، تیسری نسل میں بھی جاری ہیں اور یہ معاملہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ زمانے کے لحاظ سے بھی لمبا ہو رہا ہے اور وسعت کے لحاظ سے بھی پھیلتا جا رہا ہے۔

یہ دفتر اوّل دس سال تک بلا شرکتِ غیر جاری رہا۔ یعنی ۱۹۲۴ء سے ۱۹۴۴ء تک کوئی اور دفتر اس کا رقیب نہیں تھا۔ جو لوگ بعد میں شامل ہوئے وہ بھی اسی دفتر میں شامل ہوتے تھے۔ لیکن ۱۹۴۴ء میں

ایک نئے دفتر کا آغاز

ہوا جسے دفتر دوم کہا جاتا ہے۔ دفتر دوم کے جاری ہونے کے بعد دفتر اوّل میں داخلے کے رستے بند ہو گئے اور نکلنے کے رستے جاری رہے۔ یعنی پانچ ہزار یا اس سے کچھ زائد چندہ دہندگان جو دفتر اوّل میں شامل تھے، ان کو اللہ کی تقدیر بلاتی رہی اور وہ اس دنیا کو چھوڑ کر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوتے رہے اس لیے اس دفتر میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھانے کے رستے بند تھے۔ اور اب جس احمدی نے بھی تحریک جدید میں شامل ہونا تھا اس کے لیے صرف دفتر دوم کا دروازہ کھلا تھا۔ چنانچہ عظیم الشان قربانیاں کرنے والا یہ گروہ آہستہ آہستہ کم ہونے لگا اور آج ان میں سے صرف دو ہزار زندہ باقی ہیں جنہوں نے دفتر اوّل میں حصہ لیا تھا اور ان کے چندے کی مقدار جو اس وقت تک بیان کی گئی ہے وہ ایک لاکھ پچیس ہزار ہے، جو میرے نزدیک غلط ہے۔ میں نے از سرِ نو چھان بین کے لیے کہا ہے۔ کیوں غلط ہے؟ میں اس کی وجہ بتاؤں گا بہر حال

دفتر اوّل میں حصہ لینے والوں کی تعداد

جہاں تک زندہ لوگوں کا تعلق ہے وہ گر کر دو ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن تحریک جدید نے اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مرنے کے باوجود بھی چندہ ادا کر رہے ہیں کیونکہ ان کی نسلیں ان کی طرف سے دے رہی ہیں ان کو لسٹ سے خارج کرنے کا کس کو حق ہے؟ اگر ان کا نام تحریک جدید نے اپنی لسٹ سے نکال دیا ہے تو یہ ان کی غلطی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی مثال لیجیے۔ وفات کے وقت آپ کا چندہ بارہ ہزار اور چند سو تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اُس وقت جماعت میں سب سے زیادہ چندہ آپ کا تھا۔ بلکہ جہاں تک میرا علم ہے (ہو سکتا ہے کبھی استثناء بھی ہو گیا ہو) اگر سو فی صدی نہیں تو اکثر سالوں میں آپ کا چندہ باقی سب جماعت کے انفرادی چندوں سے ہمیشہ زیادہ رہا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے بچوں نے اپنے پہلے مشترکہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ مشترکہ جائداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے حساب میں سے سب سے پہلے ہم حضرت مصلح موعودؓ کا یہ چندہ دیتے رہیں گے اور اس چندے میں کمی نہیں آئے گی۔ اس کے علاوہ بھی بچوں نے اپنے طور پر حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے چندے لکھوائے ہیں جو وہ ادا کرتے ہیں۔ پس اس رقم میں اضافہ ہو رہا ہے، کمی نہیں ہوئی۔ جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟

اس لیے

دفترِ اوّل کی از سرِ نو ترتیب

کرنی پڑے گی۔ میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی

زندگی کی علامتیں

ہمیں نظر آتی رہیں۔ پس اس نقطۂ نگاہ سے تحریک جدید کو دفتر اوّل کی از سرِ نو ترتیب قائم کرنی پڑے گی، اس کو پھر منظم کرنا پڑے گا اور وہ بچے جو اپنے والدین یا بزرگوں کی طرف سے رقمیں ادا کر رہے ہیں اگر وہ بزرگ مر بھی چکے ہیں تو وہ زندہ شمار ہونے چاہئیں جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے۔ اور ان کے نام اس فہرست سے نہیں نکالے جائیں گے۔ بچوں کے چندوں میں سے اتنا کم کر کے جو انہوں نے اپنے والدین کے نام پر لکھوایا ہے اس فہرست میں منتقل کیا جائے جو دفتر اوّل کی فہرست ہے اور پھر صحیح صورتِ حال پیش کی جائے کہ اب کیا شکل بنتی ہے؟ مجھے امید ہے اور بھاری توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے اور کبھی بھی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ دفتر اوّل کے چندے کی مقدار کم ہونی شروع ہو جائے۔ یہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتی رہے گی۔

دفتر دوم کا آغاز ۱۹۴۴ء میں ہوا اور اب یہ دفتر اڑتیس ۳۸ سال کا ہو چکا ہے اس نے بھی ایک عرصہ تک بلا شرکتِ غیر چندے دینے والے وصول کیے یعنی اگرچہ دفتر اوّل میں داخلے کا رستہ بند ہو چکا تھا لیکن اس دفتر میں داخلہ جاری رہا اور اکیس ۲۱ سال تک یہ بغیر کسی رقابت کے جماعت کے چندہ دہندگان حاصل کرتا رہا۔ ان میں سے کچھ جاتے بھی رہے اور خدا کے حضور پیش ہوتے رہے لیکن زیادہ تعداد اندر آنے والوں کی تھی۔ یہاں تک کہ ۱۹۶۵ء میں اس دفتر کو بند کر دیا گیا ان معنوں میں کہ اس کے داخلے کے رستے بند ہو گئے (ویسے یہ دفتر جاری ہے) اور

دفتر سوم کا آغاز

ہوا۔ اس وقت تک اس کے چندہ دہندگان کی جو تعداد تھی وہ تو میرے سامنے نہیں آئی۔ لیکن اس عرصے میں جو سترہ سال کا عرصہ ہے لازماً ایک بڑی تعداد فوت ہو گئی ہو گی، مگر کم ہونے کے باوجود اس وقت ان کی تعداد اٹھارہ ہزار پانچ سو یا اٹھارہ ہزار چھ سو کے قریب ہے اور ان کا مجموعی چندہ تیرہ لاکھ سے زائد اور چودہ لاکھ سے کچھ کم ہے یعنی تیرہ اور چودہ لاکھ کے درمیان ہے۔

اس دفتر والوں کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور

ان کی قربانیاں جاری رہیں گی

تاکہ ہمیشہ ہمیش کیلئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔ یعنی ایک تو زندگی ہے ہی کہ نیک لوگ جو خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں وہ زندہ رہتے ہیں۔ لیکن نیک اعمال کی صورت میں اگر ان کی وفات کے بعد ان کی طرف سے قربانیاں جاری رکھی جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہمیں خبر دیتے ہیں، اور ان سے زیادہ سچی خبر دینے والا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا، کہ وہ نیک لوگ جو نیک کام کرتے ہوئے فوت ہو جائیں اور انکی اولاد انکی نیکیوں کو جاری رکھے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان نیکیوں کا ثواب اُن کو پہنچتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے میرا مطلب ہے کہ وہ عملاً بھی اس دنیا کی فعال زندگی میں زندہ رکھے جائیں گے۔

تیسرے دفتر کو قائم ہوئے آج سترہ سال ہو چکے ہیں اور اس سترہ سال کے عرصے میں اس دفتر میں جتنے شامل ہونے چاہئیں تھے اس سے بہت کم تعداد میں شامل ہوئے ہیں یعنی مشکل سے صرف پانچ ہزار تک پہنچے ہیں۔ حالانکہ دفتر اوّل کے وقت جماعت کی جو تعداد تھی اور بچے پیدا ہونیکی جو رفتار تھی اس کے لحاظ سے دس سال کے اندر پانچ ہزار کی تعداد کو حاصل کرنا کافی نہیں اور جبکہ خدا کے فضل سے جماعت کا عظیم الشان پھیلاؤ ہو چکا ہے اور روزانہ مجھے بچوں کے جس قدر نام رکھنے پڑتے ہیں وہی اتنے ہیں خدا کے فضل کے ساتھ کہ اب تک پانچ ہزار کیا، اگر

دفتر سوم میں شامل ہونیوالوں کی تعداد

تیس چالیس ہزار بھی ہو جاتی تو مجھے تعجب نہ ہوتا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ دفتر سوم کی طرف غفلت کی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے اسمیں منتظمین کا بھی کچھ قصور ہو اور ہو سکتا ہے ہمارا بحیثیتِ جماعت یہ قصور ہو کہ ہم نے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت نہیں کی۔ تربیت کے لئے یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے کہ بچوں سے بہت بچپن ہی سے چندہ لینا شروع کرو۔ ان کو ہفتہ وار یا ماہانہ کچھ رقم دو اور پھر ان سے کچھ خدا کے نام پر لو اور ان کو بتاؤ کہ ہم یہ کس غرض کیلئے لے رہے ہیں؟

اس لحاظ سے دفتر سوم کیلئے بہت ہی وسیع گنجائش موجود ہے اور اگرچہ یہ گنجائش پاکستان میں بھی ہے لیکن پاکستان سے بہت بڑھکر غیر ممالک میں ہے۔ کیونکہ غیر ممالک کا چندہ عام اور چندہ وصیت اس وقت پاکستان کے چندہ عام اور چندہ وصیت سے دگنے سے بھی زائد ہے۔ لیکن اُن کا چندہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے چندہ کا تقریباً نصف ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں

کم از کم چار گنا گنجائش

موجود ہے اسی طرح چندہ عام اور چندہ وصیت میں بھی ابھی بہت گنجائش ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعتیں تیزی کیساتھ چندہ باشرح دینے کی طرف آ رہی ہیں اور بہت خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن میرا جو ابتدائی جائزہ تھا اس سے یہی معلوم ہوا کہ ابھی بہت بھاری تعداد ایسی موجود تھی جو یا چندہ ادا ہی نہیں کر رہی تھی یا اگر ادا کرتی بھی تھی تو شرح کیمطابق نہیں دے رہی تھی اور چندہ دہندگان میں سے ایک بھاری تعداد ایسی تھی جس نے سرے سے تحریک جدید میں شمولیت ہی نہیں کی۔ تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ تحریک جدید نے بیرونی آمد کو بڑھتا ہوا دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ اب تحریک جدید کے چندے کیطرف توجہ کی ضرورت نہیں۔ اور یہ

ایک بہت بڑی غلطی

ہے۔ قربانی کرنیوالی کسی جماعت کو قربانی کی بعض راہوں سے محروم کر دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ یعنی اچھے بھلے قربانی کرنیوالے، نہایت مخلص لوگ، دوسرے چندے دے رہے ہیں، لیکن ان کو توجہ ہی نہیں دلائی جا رہی کہ تم نے تحریک جدید کا چندہ بھی دینا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا سی توجہ دلائیں تو وہ بڑے جوش کے ساتھ آگے آئیں گے۔

دراصل ہوا یہ کہ بیرونِ پاکستان جو اُس وقت ہندوستان تھا جتنی جماعتیں تھیں ان میں جہاں تک تبلیغ کا اور تحریک جدید کے مشنز کا تعلق ہے ان کا تعلق صرف چندہ تحریک جدید سے تھا اور جہاں تک حصہ آمد اور چندہ عام کا تعلق ہے وہ صدر انجمن احمدیہ کے نام شمار ہوتا تھا۔ مگر کچھ عرصے کے بعد حضرت مصلح موعود کے وقت میں ہی انتظامی تبدیلی کی گئی اور تمام چندۂ عام ہو یا چندہ وصیت، وہ تحریک جدید کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ جب تک یہ نہیں ہوا تھا تحریک جدید کو فکر رہتی تھی کہ ہم نے اپنا خرچ کس طرح پورا کرنا ہے۔ اس لئے وہ

تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ

کرتی تھی۔ جب اچانک ان کو WIND FALL (درختوں کا جھاڑ وہ پھل جو خود بخود نیچے آرہتا ہے اس کو WIND FALL کہا جاتا ہے) مل گئی تو انکو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی سہولت حاصل ہوگئی۔ بہت سا زائد روپیہ جس کا ان کو گمان بھی نہیں تھا وہ ان کو مل گیا اور انہوں نے کہا اب یہ تھوڑا سا تحریک جدید کا چندہ ہے، اس کی کیا ضرورت ہے اس کو بے شک چھوڑ دو۔ حالانکہ تحریک جدید کا تھوڑا سا چندہ جو ان کو نظر آرہا ہے اس کی تو کوئی بھی حقیقت نہیں۔ وہ بے شمار اخلاص جو ضائع ہو رہا ہے اس کی حقیقت ہے۔ یعنی تھوڑے سے چندے کو دیکھتے رہے اور یہ نہ دیکھا کہ بے شمار اخلاص ہے جماعت کا جس کو یہ ضائع کر رہے ہیں۔ ان کو قربانی کے مواقع سے محروم کر رہے ہیں تحریک جدید کا کیا حق تھا کہ جماعتوں کو قربانی کی راہوں سے اپنی غفلت کی وجہ سے محروم کر دیں

اس لئے میں نے تحریک جدید میں ایک نئی وکالت قائم کی ہے تاکہ وکالت مال کا بوجھ بٹ جائے اور اب وکالت مال ثانی خالصۃً بیرونی دنیا میں چندہ تحریک جدید کے لئے وقف ہوگی۔ یعنی اس کے آمد و خرچ کا حساب اس کے ساتھ متعلق ہوگا۔ اور بہت سے زائد بوجھ جو ان پر پڑے ہوئے تھے اب وہ ہٹا دیئے گئے ہیں۔

جہاں تک

چندہ عام اور چندہ وصیت

کا تعلق ہے آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ باوجود ان کمزوریوں کے جن کا میں نے ذکر کیا، پاکستان کا چندہ ایک کروڑ چار لاکھ ہے۔ اس کے مقابل پر بیرونی دنیا کا دو کروڑ بیس لاکھ ہے یعنی دُگنے سے بھی زائد ہے اور یہ سارا بجٹ نہیں ہے۔ جہاں تک بیرونی بجٹ کی کل آمد کا تعلق ہے وہ خدا کے فضل سے پانچ کروڑ ہو چکی ہے یعنی ایک لاکھ سے تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا جو اب خدا کے فضل سے پانچ کروڑ تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن تحریک جدید کے لحاظ سے یعنی چندہ تحریک جدید کے لحاظ سے غفلت کا یہ عالم ہے کہ یہاں یعنی پاکستان میں تو بیس لاکھ سے زائد ہے (اس وقت تک خدا کے فضل سے توقع ہے بیس لاکھ سے زائد آمد ہو چکی ہوگی) اور باہر صرف گیارہ لاکھ کے قریب ہے۔ اس سے

واضح طور پر ثابت ہوتا ہے

کہ ہم نے صحیح طور پر اس طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب تحریک جدید کا یہ شعبہ۔ وکالت مال ثانی پوری طرح یہاں کی مشکلات اور ضروریات سے فارغ الذہن ہو کر بیرونی دنیا کی طرف توجہ کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت تیزی کے ساتھ وہاں چندے بڑھیں گے۔ اوّل تو مجھے توقع ہے کہ چندہ عام اور چندہ وصیت بھی بہت جلد کم از کم ڈیڑھ گنا ہو جائیگا۔ اور اگر دو گنا بھی ہو جائے تو تعجب کی بات نہیں۔ لیکن تحریک جدید میں تو بہت زیادہ گنجائش ہے۔ باہر کا جو گیارہ لاکھ ہے۔ اس کو ذرا سی توجہ کے ساتھ پچاس، ساٹھ لاکھ کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو اس وقت کا بگڑا ہوا توازن ہے وہ درست اور برقرار ہو جائے گا اور بیرونی دنیا کی تحریک جدید کی قربانی بھی پاکستان کی قربانی کے مطابق ہو جائے گی۔ لیکن خود پاکستان میں بھی ابھی بڑی گنجائش موجود ہے۔ اس لئے جب ہم اُن کو تیز کرینگے تو اپنے آپکو نہیں بھلا سکتے۔ یعنی پاکستان میں بسنے والے احمدی بحیثیت پاکستانی احمدیوں کے اپنے آپ کو نہیں بھلا سکتے۔ میرا جائزہ یہ ہے کہ یہاں بھی دفتر سوم میں بڑی بھاری گنجائش موجود ہے۔

یہ کام میں

لجنہ اماء اللہ کے سپرد

کرتا ہوں کیونکہ اس سے پہلے دو دفتروں میں سے ایک دفتر یعنی دفتر اوّل خدام الاحمدیہ کی خصوصی تحویل میں دے دیا گیا ان معنوں میں کہ وہ چندوں کی طرف خصوصی توجہ کریں دفتر دوم انصار اللہ کے سپرد کیا گیا کہ وہ اس طرف توجہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار نے اس میں بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ تیسرا دفتر۔ دفتر سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں کیا گیا۔ ہو سکتا ہے یہ بھی وجہ ہو اس میں غفلت اور کمزوری کی۔ تو امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ، انشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف توجہ کرے گی اور لجنہ کا تجربہ یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کی طرف توجہ کرتی ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مردوں کو شرمندہ کریں اور ان کو پیچھے چھوڑ جائیں۔ اور بسا اوقات وہ اس میں کامیاب بھی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے مرد بھی کمر ہمت کس لیں۔ جب وہ دوڑیں گی تو آپ کو بھی دوڑنا پڑے گا۔ آپ قوام ہیں۔ آپ کو اپنا وقار اور اپنا مقام قائم رکھنے کے لئے قربانیوں میں لازماً آگے بڑھنا ہوگا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کا

ایک بہت ہی حسین منظر

ہمارے سامنے آجائے گا۔ یعنی جماعت کے تمام حصے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے دوڑ کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دنیا کی طرف سے آپکو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں، جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں، جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں۔ دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں ہے۔ جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کرے۔ اوّل تو ان کو کوئی بلا نہیں رہا اور اگر بلائے گا بھی تو سننے والے کان نہیں ہیں اور اگر سننے والے کان بھی ہوں تو وہ دل میسر نہیں ہیں جو خدا کی خاطر قربانیوں کے نام پر ہیجان پکڑ جاتے ہیں اور وہ اعضاء میسر نہیں ہیں جو عمل کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے قرار ہو جاتے ہیں۔ یہ توفیق صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا ہوئی ہے۔ اس لئے

ساری دنیا کے تقاضے

آپ نے ہی پورے کرنے ہیں۔

پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پھیلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہمیں آگے بڑھنے اور لبیک، لبیک اور اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

آج چونکہ انصار اللہ کا اجتماع ہوگا جو غالباً ساڑھے تین یا پونے چار بجے شروع ہونے والا ہے، اس لئے سابقہ روایات کے مطابق ان دینی مصروفیات کے پیش نظر آج عصر کی نماز جمعہ کے ساتھ جمع ہوگی۔ اس کے بعد جنہوں نے کھانا کھانا ہے یا دوسری ضروریات سے فارغ ہونا ہے، وہ فارغ ہو کر (خدام اور انصار) زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقام اجتماع میں پہنچ جائیں جو مسجد کے ساتھ ہی ملحق ہے۔

ہفتہ تربیت

• صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں روحانی پروگرام پر خدام کو عمل پیرا کرنے کی اس ہفتہ کے دوران خصوصی کوشش کی جائے پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ ۲۔ ہر روز دو نفل نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے۔

i۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

ii۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد۔

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں۔

i۔ ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔

ii۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

۶۔ دوران ہفتہ کم از کم ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔

۷۔ بُرے اخلاق مثلاً غیبت، چغلخوری اور بدظنی وغیرہ کے خلاف جہاد کی روح پیدا کی جائے خدام کو تلقین کی جائے کہ اس سے بچیں اور دوسروں کو بھی ان لعنتوں سے کلیتہً بچنے کی پُرحکمت طریق سے تلقین کریں۔

۸۔ ہر خادم ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ حضرت اقدس کی خدمت میں دعائیہ خط لکھیں۔

۹۔ خدام کو نماز تہجد باقاعدگی سے پڑھنے کی عادت ڈالنے کے لیے کم از کم ایک دفعہ باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا جائے۔

۱۰۔ نظام وصیت کے بابرکت نظام سے منسلک ہونے کی تلقین کی جائے۔

۱۱۔ اس ہفتہ کے دوران وقف عارضی کی سکیم میں شامل ہونے کے لیے خصوصی طور پر خدام کو تیار کیا جائے اور ان سے فارم پُر کروا کر دفتر وقف عارضی میں بھجوائے جائیں۔

۱۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ سکیم حفظ قرآن یعنی ایک ایک پارہ قرآن کریم حفظ کیا جائے۔ کی طرف بھی توجہ دلائی جائے اور جن خدام نے اس سکیم میں نام لکھوائے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ڈاکٹروں کی ضرورت

جلسہ سالانہ پر شعبہ طبی امداد میں ڈیوٹی دینے کے لیے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ایسے دوست جو جلسہ پر ڈیوٹی دے سکتے ہوں اپنے امیر صاحب کی وساطت سے فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس انشاء اللہ ۲۷ر دسمبر کو رات ۸ بجے منعقد ہوگا۔ تمام ممبران سے اجلاس میں شرکت کرنے کی درخواست ہے۔

(لطیف احمد قریشی سیکرٹری ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن ربوہ)

خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے

خدا کی باتیں پوری ہو کے رہیں گی۔ خدا کا دین غالب آئے گا مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اسلام کے غلبہ کے دن کو قریب تر لانے کی مہم میں ہمیں خدا کے فضل سے کسی قدر قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ر جولائی ۱۹۸۲ء میں فرماتے ہیں۔

"دین اسلام کی خاطر جماعت کو جب بھی ضرورت پڑیگی وہ سب کچھ پیش کر دیں گے مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے اور ان مخلصین کی تعداد انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے جائیے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اموال میں بیحد برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تبلیغ اسلام کے بارہ میں تصاویر کی دلچسپ نمائش

مورخہ ۲۰، ۲۱ر نومبر کو ضلع سیالکوٹ کے دو مقامات اور قلعہ صوبہ سنگھ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں سلائیڈز کی دلچسپ نمائش ہوئی جس کی مختصر رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:۔

اورہ بھاگو بھٹے

مورخہ ۲۰ر نومبر ۶ بجے شب تبلیغی سلائیڈز کی نمائش ہوئی جس کا اعلان گاؤں کی مساجد میں کروایا گیا۔ اردگرد کے چار دیہات سے بھی احمدی احباب کے علاوہ کثرت سے غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پروگرام شروع ہوا جس میں یورپ، افریقہ، مشرق بعید اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز مناظر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس و مغربی افریقہ نے دکھائے اور تصاویر کا تعارف بھی کروایا۔ مسجد بشارت سپین کے افتتاحی مناظر بھی دکھائے گئے یہ پروگرام دو گھنٹے تک جاری رہا ۵۰ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ یکصد سے زائد خواتین اور بچیوں نے بھی سلائیڈز کی نمائش دیکھی جن کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

قلعہ صوبہ سنگھ

مورخہ ۲۱ر نومبر ۶ بجے شب قلعہ صوبہ سنگھ میں تبلیغی تصاویر کی نمائش ہوئی۔ اردگرد کے دیہات میں بھی اعلان کروایا گیا۔ اردگرد کے دیہات سے بکثرت احباب نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے یورپ، افریقہ، انڈونیشیا اور جاپان میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ اور ایمان افروز مناظر دکھائے۔ آخر میں مسجد بشارت سپین میں جس کا افتتاح ۱۰ر ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اس کے افتتاحی مناظر دکھائے گئے اور ان کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اس پروگرام میں کثرت کے ساتھ غیر از جماعت احباب و خواتین اور بچوں نے بھی شرکت کی اور خدا کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(نصر اللہ خاں ناصر مربی سلسلہ احمدیہ۔ سیالکوٹ)

مطب ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

جدید فیشن کیمطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

رہائش ۴۱۸۶۴۵

پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

MINOCHAN CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO - KU TOKYO 153

JAPAN CABLE :- MINOCHAN TOKYO

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

شکور پارک مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانیکی گارنٹی۔

رابطہ کے لئے۔ (پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں)

پروپرائٹر:- ★ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

★ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گول بازار ربوہ فون ۵۱۷

★ علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴

★ صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰

★ مسائل و وسائل کا سنگم املاک کنسرن پراپرٹی و جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی

فون: ۶۱۷۰۶۹

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ❖ چوک دارتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

فضل خدا کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ

ہو الناصر

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

الکریم جیولرز

(ایئر کنڈیشنڈ)

بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن آور جڑاؤ و حسبِ پسند زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائٹرز۔ میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

نومبد پاٹلز کیور کی پیشکش

Respiratory System نظام تنفس

کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جدید سہولیات کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

دمہ Asthma Course Rs. 80/-

نزلہ حلق Catarrh Cure Rs. 15/-

پرانا زکام Cold Cure Rs. 15/-

مزمن کھانسی Cough Cure Rs. 15/-

نیز ٹانسلز۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش و خراش وغیرہ کی کیورز (CURES) مارکیٹ سے لائیں یا ڈاک پارسل سے منگوائیں مزید۔

ہر اسٹیشن اور ایجنٹ

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۶/۴

فون ۴۲۵

احمد موٹرز

آٹو موبائیل انجینئرز

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ، پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کے لئے رجوع فرمائیں۔

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

اخبار کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینجر

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی۔ مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون ۴۳۶

دفتر ۵۳۵

ڈیپارٹمنٹ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومت پنجاب سے منظور شدہ

MEMO NO DG/H+PP/TPS/81/897

ساہیوال روڈ پر واقع مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب

اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

	پلاٹس کی تعداد	سائز	
ایک کنال پلاٹس	33	100×55	A
۱۰ مرلہ پلاٹس	170	70×40	B
۱۰ مرلہ دکانوں کے کمرشل اور رہائشی پلاٹس	24	70×40	B
۷ مرلہ پلاٹس	34	55×35	C
۵ مرلہ "	32	50×28	D
۳ مرلہ "	6	45×22	E
محلہ کی دکانیں	6	20×12	
کمرشل سنٹر	1		
پبلک بلڈنگ	3		
کل میزان پلاٹس	1		
رہائشی پلاٹس	310		
	299		

ہولتیں:۔ پکی سڑکیں، پکی نالیاں، بجلی، پبلک ٹیلیفون بوتھ، سڑکوں پر سایہ دار درخت

خوشخبریاں:۔ ۱۔ سڑکیں تیزی سے تکمیل کے مراحل میں ۲۔ نقد اور آسان اقساط پر پلاٹ حاصل کریں۔ ۳۔ ضلع کونسل جھنگ کے تحت ۵۰ فٹ چوڑی ساہیوال روڈ مسجد اقصیٰ سے شروع ہو کر مغرب کی جانب ۷ میل تک تیزی سے پکی بن رہی ہے۔ اس طرح آپ اپنے گھر واقع کہکشاں ہاؤسنگ سکیم سے پورے ربوہ کیساتھ پکا راستہ حاصل کر سکیں گے۔

اپنی پوری صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت اور کامیاب بنائیں تاکہ ہمارے شہر ربوہ کی حدود ایک خوبصورت پلاننگ کیساتھ بڑھیں اور احمدی احباب ربوہ جیسا ماحول پائیں۔ زمین کا پانی نہایت میٹھا صحت بخش ہے۔ سیلاب اور کلر سے محفوظ حدود کمیٹی میں سب سے اونچی جگہ اور پرفضا مقام پر واقع سکیم میں پلاٹ حاصل کر کے باذوق افراد کے حلقہ میں شامل ہوں۔

مزید معلومات کے لئے

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گولبازار ربوہ

فون آفس ۴۹۸ رہائش ۴۷۸

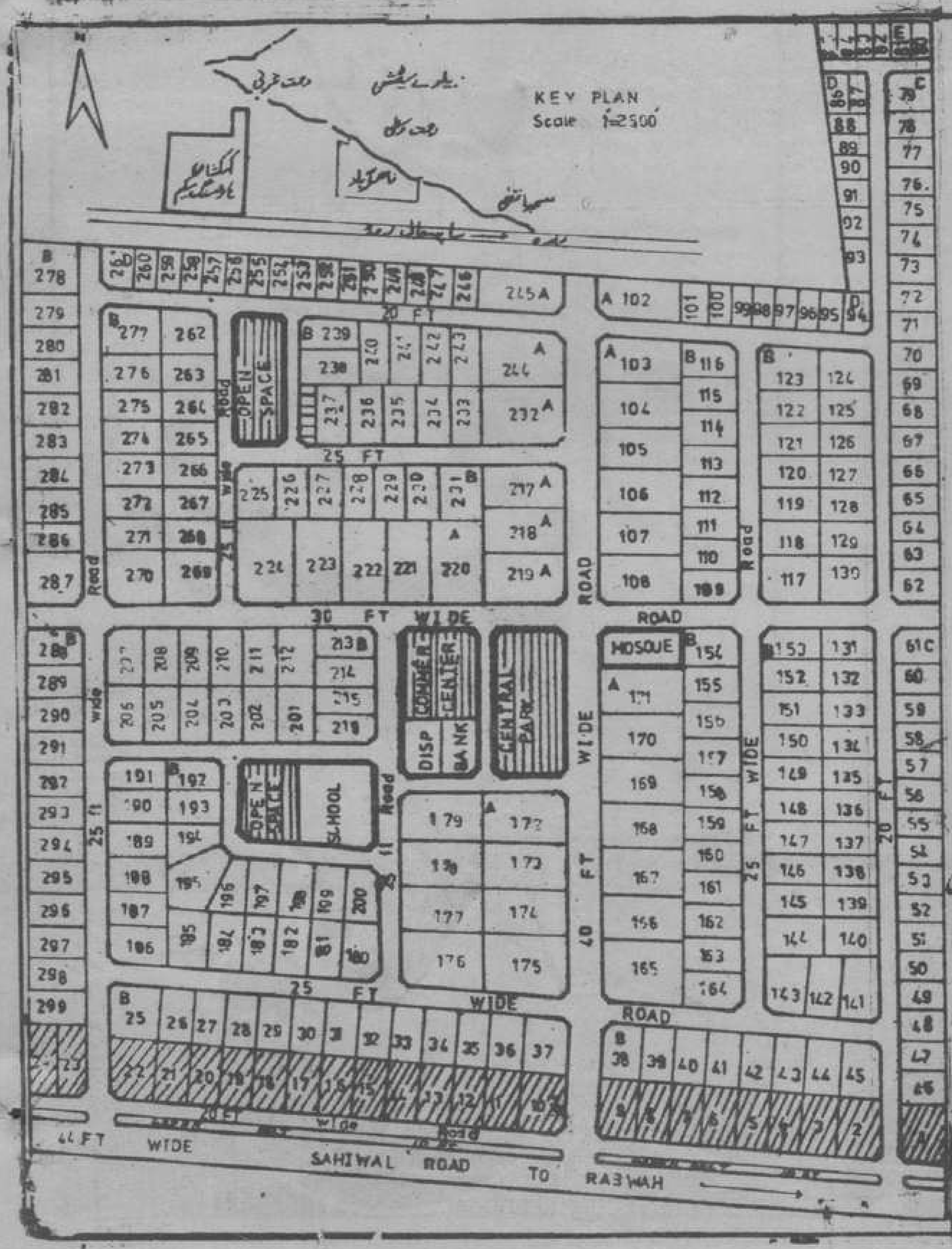

Digitized by Khilafat Library Rabwah